مولانا شیخ محمد عادل ربانی

دنیا اور رزق کی حقیقت

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**"فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ"**، "تو اللہ بڑا برکت والا ہیں، سب سے بہترین پیدا کرنے والا۔" (قرآن ۲۳:۱۴)۔

اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ وہ ﷻ سب سے بہترین خالق ہیں۔ وہ ﷻ اس ﷻ کا نام بلند کرتا ہے۔ اللہ ﷻ نے جو کچھ بھی بنایا ہے اس میں کوئی بھی نقص نہیں ہے؛ اس ﷻ نے ہر چیز کو خوبصورت اور مناسب طریقے میں پیدا کیا ہے۔ اس ﷻ نے تمام چیزیں سب سے بہترین اور مکمل انداز میں پیدا کیا ہیں۔ اللہ ﷻ نے زمین بنائی۔ ہم وہی بات دہراتے ہیں، **"فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ"**، "تو اللہ بہت برکت والا ہیں، سب سے بہترین پیدا کرنے والا۔" (قرآن ۲۳:۱۴)۔ وہ ﷻ سچ میں سب سے بہترین خالق ہیں۔ پھر بھی وہ ﷻ اپنا نام اس لیے بلند کرتا ہے تاکہ لوگ ہوش میں آ جائیں۔

اللہ ﷻ نے یہ دنیا اس لیے بنائی ہے تاکہ انسان اس پر رہے اور بسیرا کریں۔ پوری زمین ایک ہی ذریعے سے بنی ہے۔ لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اللہ ﷻ نے بعد میں زمین پر نازل عطا فرمائی۔ ان میں سب سے مشہور ہیں کالا پتھر، حجر الاسود، جو جنت سے آیا ہے۔ دوسری چیزیں بھی ہیں، لیکن وہ اتنی مشہور نہیں؛ وہ بھی موجود ہیں، مگر اصل یہ مبارک اور مقدس پتھر ہے۔ اس کے علاوہ، اللہ ﷻ نے زمین کو انسانوں کی خدمت کے لیے بنایا، تاکہ وہ اس پر بسیرا کریں۔ قرآن عظیم الشان میں فرمایا گیا: **"مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ"**، "ہم نے تمہیں اس (زمین) سے پیدا کیا، ہم تمہیں اسی میں واپس بھیجیں گے، اور اسی سے تمہیں ہم دوبارہ نکالیں گے۔" (قرآن ۲۰:۵۵)۔ "ہم نے (تمہیں) اسی سے بنایا ہے، اسی میں (تمہیں) واپس لوٹائیں گے، اور اسی میں سے، تم قیامت کے دن دوبارہ اٹھو گے۔" لوگ دنیا سے جتنا بھی فائدہ اٹھائیں، وہ صرف تھوڑی دیر کے لیے ہی ہوتا ہے؛ پھر وہ بھی چلے جاتے ہیں۔ کوئی بھی دنیا کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ لہٰذا، جو کوئی بھی دنیا سے دھوکا کھاتا ہے، وہ نقصان میں ہے۔ دنیا کسی کے لیے نہیں رہتی۔

ہمارے رسول ﷺ قیامت کے دن کے بارے میں فرماتے ہیں: جو شخص اللہ ﷻ پر ایمان لایا لیکن کبھی نماز نہیں پڑھی، اور صرف برائی اور گناہ کرتا رہا—وہ جہنم میں جائے گا۔ جو ایسا کرتا ہے وہ آگ میں جاتا ہے۔ لیکن کم از کم اس نے اللہ ﷻ پر ایمان تو رکھا۔ جو کوئی بھی اس ﷻ کا مکمل طور پر انکار کرے، ان کا معاملہ بالکل الگ ہے۔ یہ مومن آگ میں جائے گا، مگر آخر میں نجات پا لے گا۔ چاہے اسے وہاں لاکھوں یا کروڑوں سال سزا بھگتنی کیوں نہ پڑے—آخر میں وہ جہنم سے نکل آئے گا۔ اور آخری مومن جو جہنم سے نکلے گا… جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو سوچے گا: "یقیناً میرے لیے کچھ نہیں بچا ہے۔ عربوں روحیں مجھ سے پہلے ہی موجود ہیں—میرے لیے کیا بچا ہوگا؟ کیا کوئی جگہ بھی بچی ہوگی؟ میرا سر رکھنے کی بھی

www.mawlanasultan.org

جگہ نہیں ہوگی!"، وہ یہی سمجھے گا۔ پھر بھی اللہ عز و جل اسے ایسا عالم عطا فرمائے گا جو اس پوری دنیا سے کئی گنا بڑا ہوگا۔ اور یہ صرف کچھ سالوں یا انسانی عمر کے حساب کے مطابق کے عرصے کے لیے نہیں، بلکہ ہمیشہ کے لیے ہوگا۔

اسی لیے جو لوگ اس دنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں—اللہ ﷻ کو بھول کر، اس ﷻ سے بغاوت کر کے، یا اس ﷻ کا انکار کر کے—وہ نقصان میں ہیں؛ انہیں اصلی سمجھ نہیں۔ کیونکہ یہ دنیا عارضی ہے اور ختم ہونے والی ہے۔ کہیں اور سے کچھ نہیں مل سکتا؛ دنیا بس دنیا ہے۔ یہ ہر کسی کے لیے ایک گزر گاہ ہے۔ کوئی یہاں نہیں رہ سکتا؛ یہاں لا فانی زندگی نہیں ہے۔ آپ جانتے ہیں، آج کل "مصنوعی ذہانت (ماشینی ذہانت)" کی بہت باتیں ہوتی ہیں، لیکن اس کی بھی ایک حد ہے۔ لوگ سوچتے ہیں کہ ان چیزوں کے ذریعے وہ اللہ ﷻ کا اور زیادہ انکار کر سکتے ہیں، مگر ان ٹیکنالوجی (صنعت و حرفت) کی بھی اپنی ایک حد ہوتی ہے۔ کمزور ایمان والے—یا بالکل بے ایمان لوگ—بہت پریشان ہو جاتے ہیں، سوچتے ہیں کیا ہوگا یا انجام کیا ہوگا... [لیکن حقیقت یہ ہے:] اللہ ﷻ موجود ہیں۔

کچھ بھی نہیں ہوتا، کچھ بھی نہیں چلتا، اور کچھ بھی وجود میں نہیں آتا اللہ عز و جل کی مرضی کے بغیر۔ اللہ عز و جل، قرآن عظیم الشان میں فرماتا ہے: **"سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ"**، "کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے (انسانوں کے) لیے تسخیر کر دی ہیں، اور کشتیاں جو سمندر میں ہیں اس ﷻ کے حکم سے چلتی ہیں؟" (قرآن ۲۲:۶۵)۔ اس ﷻ نے زمین پر ہر چیز اور سمندر کی تمام چیزیں تمہاری خدمت کے لیے بنا دی ہیں۔ مسلمانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ تمام چیزیں اللہ ﷻ کی طرف سے ہیں—اس ﷻ کی مرضی سے—اور اس ﷻ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔

مسلمان آج کل بہت پریشان ہو چکے ہیں؛ ان کے ذہن بالکل الجھ چکے ہیں۔ ایمان کے بغیر سکون نہیں ملتا۔ قرآن عظیم الشان میں فرمایا گیا: **"يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ"**، "وہ ہر پکار کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔" (قرآن ۶۳:۰۴)۔ اللہ عز و جل قرآن میں فرماتا ہے کہ وہ ہر چیز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں؛ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس ایمان نہیں۔ جب کہ مومنوں نے اللہ ﷻ پر بھروسہ کر لیا ہے اور یہی یقین رکھتے ہیں کہ "ہر چیز اللہ ﷻ کی طرف سے آتی ہے—خیر بھی اور شر بھی"—اور وہ اپنی زندگی ایسے ہی گزارتے ہیں۔ جو رزق ہمارے لیے مقدر ہے وہ ضرور آئے گا؛ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے۔ جیسا کہ ہم نے کہا، انہیں ہر چیز کو اللہ ﷻ کی طرف سے سمجھنا چاہیے اور دنیا کے معاملات میں اپنے ذہن کو اتنا نہیں الجھانا چاہیے کہ پریشان ہو جائیں۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے: "تم کسی چیز کو اچھا سمجھتے ہو، مگر وہ بری نکل آتی ہے؛ اور کسی چیز کو بری سمجھتے ہو، مگر وہ اچھی نکل آتی ہے۔" لہٰذا، دنیا کے معاملات دنیا والوں کے لیے ہیں۔ انہیں پریشان ہونے دو اور الجھنے دو؛ انہیں ان چیزوں سے نپٹنے دو، جب کہ تمہیں سکون سے رہنا چاہیے۔

یہاں دنیا کی چیزوں سے اتنی محبت ہے۔ تقریباً ہر جگہ—ہر جگہ ایسا ہی ہے، لیکن یہاں—اور کچھ مخصوص جگہوں پر—لوگ دنیا کے اندر زیادہ الجھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے نفس اور خواہشات کو زیادہ سے زیادہ تسکین دینا چاہتے ہیں۔ اسی لیے جو اپنے نفس کو قابو کرتا ہے، وہ ہر لحاظ سے فائدہ اٹھاتا ہے؛ ورنہ انہیں کبھی تسکین نہیں ملے گی۔ تم صرف خود کو تباہ کرتے ہو—اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبتے ہو۔ اس کا بہترین علاج، ان شاء اللہ، اچھے دوست تلاش کرنا اور اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے—اور بالکل، ایک دوسرے کو نصیحت کرنا ہے۔ ہمارے حضور رسول ﷺ فرماتے ہیں: "يَدُ اللَّهِ مَعَ

مولانا شيخ محمد عادل رباني

الْجَمَاعَةِ"، اللہ ﷻ کی قوت کا ہاتھ جماعت اور جماعتیوں کے ساتھ ہے [حدیث]۔ جب انسان اکیلا ہوتا ہے تو آسانی سے بھٹک جاتا ہے۔ آج کل ایک برا ساتھی شیطان سے بھی برا ہو سکتا ہے؛ وہ ساتھی وہ کام آسانی سے کر سکتا ہے جو شیطان خود نہیں کر سکتا۔ اسی لیے ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہیے، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ تم سب کی—اور ہماری بھی—مدد عطا فرمائیں، چاہے تم دنیا میں کہاں بھی ہو۔ اس جگہ پر تھوڑا زیادہ ہے، لیکن اب کوئی جگہ بالکل محفوظ باقی نہیں رہی۔ اللہ ﷻ نجات دلانے والا بھیجے، ان شاء اللہ۔ وہ نجات دلانے والا مہدی علیہ السلام ہیں۔ ہم ان کے آنے تک چلتے رہیں گے، ان شاء اللہ۔ جب وہ آئیں گے تو یہ تمام برائی صاف ہو جائے گی۔ اللہ کرے وہ جلد آ جائیں، ان شاء اللہ۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۴ ستمبر ۲۰۲۶ / ۱۳ ربیع الآخر ۱۴۴۸
فاتح مسجد – برلن، جرمنی

www.mawlanasultan.org